www.emarsiya.com

رشید صاحب کے چہلم کی مجلس میں جو چند بند میں بندہ سید مجید شہید نے کہہ کے پڑھے تھے ہدیۂ ناظرین ہیں امید کہ مرحوم کے نام ایک سورۂ فاتحہ کا ثواب ہدیۃً ارسال فرمائیں

۱

باغ میں گل نہ رہا [illegible] سب ارمان نہ رہا
وقت کا ایسا ہی تھا عندلیب و بستان نہ رہا
اہل مجلس کو ہے غم صاحب دیوان نہ رہا
نغمہ سنج میں اب آہ [illegible] نہ رہا
دل میں طفل کے نہ رہی [illegible]
منتیں [illegible] عاشق [illegible]

۲

حیف تھا مملکت نظم سے سلطان ہو رخصت
جب کہ دنیا سے کرے صاحب ایمان ہو رخصت
جب کہ [illegible] جس کا سامان ہو رخصت
جب کہ چھوڑے ابھی [illegible] کا دامان ہو رخصت
جب [illegible] مومن [illegible]
[illegible]

۳

وہ رشید آہ وہ شیریں سخن [illegible]
[illegible] کی طرح [illegible]
[illegible] مظلوم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

www.emarsiya.com

۴۴

وہ رشید پیدا وہ ذرا ... ہمیں ہو جو ... شکل انیس
... ابلیس
... تنک ... نفیس
... رئیس
... آئے ہم
... آئے ہم

۴۵

تھم میں ان کا کی فضل ... عشق کا نشاں
... کمال
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

۴۶

جب کہ معبود نہ تھا فرش نہ تھی عبادت ایسی
سب پہ چھایا ہوا نہیں سائل اور سخاوت ایسی
بات آیا تو بنی کس کی تھی مروت ایسی
ہم زبانوں سے مقابل ہوئے قوت ایسی
سرخ رنگ پہ ... ولی ابن ولی کی صورت
خاکیاں ... تھے جیسے حسین ابن علی کی صورت

۴۷

عشق سے معبود تھا ایسا کہ بیاں بھی مشکل
... خالق سے بھی کامل
تھا رسول دو جہاں کی بھی محبت ... دل
حسن بنا تھا الفت ... تھا انہیں دل
معرفت تھی اگر انہیں وہ ... نشان عین
عشق تھا آل محمد سے ... قرباں حسین

www.emarsiya.com

۸م

جو حال بیت کا تھا آزار اس کا ہو گیا
جاتے تھے بچے فرزند کے سب مرے شہید
سمجھا او جل بجھے ان کے سب نے بین ان ہو روا
ایسا نہ تھا کہ بھی سے بھی سمجھا جفا
دنیا ان نکالا ہو کہا اور دو گھر کہا
ایک اسی اول مرا اول جا گا

۹م

ساری اولاد سے بڑھ کر تھی محبت جس کی
اپنے گھر کے لیے عصمت لطف و عنایت تھی
جیف کا جا ہے ہو کا عُلما ذوالحجت جس کی
اشرف ایسا سے سو تھی نہیں لطف ان کی
کرتے ہیں اول ان کی قوتی کی ان نہیں و ہو تی
شفقت ایسا جو تھی ایک ان کی نہیں ہو تی

۱۰م

اس لیے ماں کو صد بنت تھی اس شاہ زمن کی
نہی سو ا نعمت سے ہو ہے جدہ زمانہ کی جب ہی
والدہ شفقت تھا ان کے سبب سے جو مہر انکا تھی
بن جا جو ہو ا تھا ہو ہی تھی اور مہر ان کی
لطف سے ان کے سو ہی اس مہر ان ہی
شاد و بیٹا تھا کو ہی نکلا نہ یہ اس آل نہی

۱۱م

اس بن سے یہ ہو ان کو یہ او تھی ان کا دو عن
دوست ہم اپنے یہ تھا جو ہی بن و بھی حسن
بن بن جا ہو تی بن لاو تھی آل طرا آ بیٹا یہ جمن
بے جگر او سی ان سے سب بے کلا اپنے آ سن
آئے جو سے کہ کمال زبان تا کو دو بن لاش لا
اب دیو دو شیتا آل کو ان آ ذکر دو نہیں پائیکا

www.emarsiya.com

۱۲

اون کی حالت کا بیان مجھ سے ہو کیا تفصیل
غم و اندوہ کثیر اور وہی عمر قلیل
پر وہ معصوم ان کو تھا عشق امام ان کا دلیل
کربلا میں [illegible] دن کی بیاں وہ خلیل
[illegible] کے منتظم مددگار ہوئے
[illegible] دیکھا وہ ہوئے بیمار ہوئے

۱۳

[illegible] نصف شب [illegible] مرادِ دل
[illegible] کیا [illegible] اور شمع [illegible] حائل
[illegible] مشکل
[illegible] آہ [illegible] ہو [illegible]

۱۴

تھی زبان بند نہ کچھ حال دل اپنا کہا
[illegible] ضعیف [illegible] دو دوا اور نہ غذا
[illegible] تھا [illegible] نہیں
قطرہ پانی [illegible]
[illegible] حسن ان [illegible] کی صورت
[illegible] کی مصور

۱۵

ہوش پاتے ہی [illegible] آمادہ وہ مرضیِ خدا
ایسے سن میں بھی غم شہ میں بھی راضی برضا
[illegible] حال شہنشاہ ہدا
[illegible] معصوم زین
[illegible] مظلوم حسین
[illegible] حسرت